السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے فلسفہ کے استاد نے کہا ہے کہ روح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوجاتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر یہ صحیح ہے تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جس روح کو عذاب ہویا اس کا محاسبہ ہورہاہو، وہ منتقل ہوجائے یہ تو دوسرے انسان کا محاسبہ ہوگا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے استاد کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ روح ایک انسان سے دوسرے انسان میں منتقل ہوجاتی ہے۔ اس مسئلہ میں یہ آیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔

(وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ) (الاعراف، ۱۷۲

اورجب تیرے رب نے بنی آدم سے ان کی پشتوں میں سے ان کی اولاد کو نکالا اورانہیں خود ان پر گواہ بنایا (اوران سے فرمایا) کیا میں تمہارارب نہیں؟ انہوں نے کہا 'کیوں نہیں، ہم گواہی دیتے ہیں (ہم نے یہ اس لئے تمہیں بنادیا ہے) مبادا تم قیامت کے دن کہوکہ ہم تواس سے بے خبرتھے۔''

اس آیت کی تشریح اس حدیث سے ہوتی ہے جوامام مالک رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''موطا''میں روایت کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا:

(وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ) (الاعراف، ۱۷۲

حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''میں نے کسی کوجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے سنا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ، فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّتَهُ فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَبِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُونَ)

''اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، پھران کی پشت پراپنا دایاں ہاتھ پھیرا اوراس سے آپ علیہ السلام کی اولاد کونکالا اورفرمایا: ''میں نے یہ لوگ جنت کے لئے پیدا کئے ہیں، یہ جنتیوں والے عمل کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت پر ہاتھ پھیرا اوراس سے آپ علیہ السلام کی اولاد کونکالا اورفرمایا: ''میں نے یہ لوگ جہنم کے لئے پیدا کئے ہیں اوریہ جہنمیوں والے عمل کریں گے۔''[1]

ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، اس مفہوم کی دیگر احادیث بہت سی سندوں س عمر بن خطاب' عبداللہ بن مسعود' علی بن ابی طالب' ابوہریرہ اوردیگر صحابہ کرام (رضی اللہ عنھم اجمعین) سے ثابت ہیں اوراس پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔ علمائے اہل سنت کہتے ہیں کہ ایک جسم سے دوسرے جسم میں روح کی منتقلی کا مذہب ''تناسخ'' کا عقیدہ رکھنے والے کا قول ہے اوروہ کافر ترین لوگ ہیں اوران کا یہ قول انتہائی باطل ہے۔

---

[1] مسند احمد تحقیق احمد شاکر حدیث نمبر: ۳۱۱۔ موطا امام مالک حدیث نمبر: ۸۹۸۔ سنن ابی داوٗد حدیث نمبر: ۴۷۰۳۔ جامع ترمذی حدیث نمبر: ۵۰۷۱۔ مستدرک حاکم ج: ۱، ص: ۲۷، ج: ۲، ص: ۳۲۴، ۵۴۴۔ ''الشریعۃ'' آجری حدیث نمبر: ۱۷۱۔ الرد علی الجھمیۃ تصنیف ابن مندہ حدیث نمبر: ۲۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم-صفحہ276

محدث فتویٰ